فیصل کریم کنڈی نے بھی نوشہرہ میں مدرسہ حقانیہ اکوڑہ خٹک میں دھماکے پر اظہارِ مذمت کرتے ہوئے اعلیٰ حکام سے واقعے کی رپورٹ طلب کرلی۔ ان کا کہنا تھا کہ جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک دھما کا اسلام اور پاکستان دشمن قوتوں کی سازش ہے، صوبائی حکومت کی نااہلی اور ملی بھگت کا خمیازہ نہ جانے کب تک صوبہ بھگتے گا۔ جے یو آئی (ف) کے سربراہ مولانا فضل الرحمٰن نے مولانا حامد الحق کی شہادت سمیت دار العلوم حقانیہ پر دھماکے کی شدید مذمت کی ہے، انہوں نے کہا کہ دار العلوم حقانیہ اور مولانا حامد الحق پر حملہ میرے گھر اور مدرسے پر حملہ ہے۔ ظالموں نے انسانیت، مسجد، مدرسے، جمعے کے مبارک دن اور ماہِ رمضان کی آمد کی حرمت کو پامال کیا ہے۔ مولانا حامد الحق ایک جید عالم دین تھے، اسلام کے لیے ان کی بے پناہ خدمات ناقابلِ فراموش ہیں۔

حضرت مولانا حامد الحق حقانی ۲۶ رمئی ۱۹۶۸ء میں پیدا ہوئے، تعلیم وتعلم کی تکمیل اکوڑہ خٹک ہی میں ہوئی، ۲۰۰۲ء سے ۲۰۰۷ء تک قومی اسمبلی کے ممبر رہے۔ حضرت مولانا سمیع الحق شہیدؒ کی شہادت کے بعد ان کو دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کا نائب مہتمم اور جمعیت علمائے اسلام (س) کا امیر مقرر کیا گیا۔ شہادت کے اگلے ہی روز ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی، جس میں ملک بھر کے علماء، طلبہ، معززین اور عوام الناس کی ایک کثیر تعداد شریک ہوئی، نمازِ جنازہ کے بعد ان کے والد مولانا سمیع الحق شہیدؒ کے پہلو میں ان کی تدفین عمل میں لائی گئی۔ جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے رئیس حضرت مولانا سید سلیمان یوسف بنوری، نائب رئیس حضرت مولانا سید احمد یوسف بنوری، ناظم تعلیمات حضرت مولانا مفتی امداد اللہ یوسف زئی، جامعہ کے تمام اساتذہ اور ادارہ بینات مولانا حامد الحق حقانیؒ کی مظلومانہ شہادت میں ان کے لواحقین کے ساتھ غم میں برابر کے شریک ہیں اور ان سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ان کی شہادت کو قبول فرمائے، تمام شہداء کو جنت الفردوس کا مکین بنائے، زخمیوں کو جلد صحت یابی نصیب فرمائے۔ لواحقین کو صبرِ جمیل کی توفیق اور اس صدمہ کو برداشت کرنے کی ہمت اور حوصلہ نصیب فرمائے، آمین۔ ادارہ بینات کے قارئین سے شہداء کے رفع درجات اور زخمیوں کی جلد صحت یابی کے لیے دعاؤں کی درخواست ہے۔

مولانا حافظ حسین احمد رحمۃ اللہ علیہ

۱۸ رمضان المبارک ۱۴۴۶ھ مطابق ۱۹ مارچ ۲۰۲۵ء بروز بدھ عشاء کے قریب جمعیت علمائے اسلام کے سینئر راہنما اور سابق سینیٹر مولانا حافظ حسین احمدؒ راہی عالم آخرت ہوگئے، إنّا للہ وإنّا إلیہ راجعون، إن للہ ما أخذ ولهٗ ما أعطیٰ وکلّ شيء عندهٗ بأجل مسمّٰی!

حافظ حسین احمدؒ نے حضرت مولانا عرض محمدؒ مہتمم وبانی جامعہ مطلع العلوم بروری روڈ کوئٹہ وخلیفہ مجاز امام الاولیاء شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری قدس سرہٗ کے ہاں کوئٹہ میں ۱۹۵۱ء میں آنکھ کھولی۔ آپ نے حفظِ

قرآن مجید، ابتدائی دینی تعلیم اور اسکول کی تعلیم بھی کوئٹہ میں حاصل کی۔ آپ کے والد گرامی مولانا عرض محمد صاحبؒ جمعیت علمائے اسلام کے مرکزی اکابر میں سے تھے۔ حافظ صاحب دورانِ طالب علمی جمعیت طلبۂ اسلام میں متحرک رہے۔ ۱۹۷۳ء میں جمعیت علمائے اسلام کی رکنیت اختیار کی اور پہلی بار صوبائی اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے، دوبار قومی اسمبلی اور ایک بار سینیٹ آف پاکستان کے رکن منتخب ہوئے۔ حافظ حسین احمدؒ جمعیت علمائے اسلام کے مرکزی عہدوں پر عرصہ تک سرفراز رہے۔ جب تک صحت رہی، آپ جمعیت کے مرکزی سیکریٹری اطلاعات رہے اور بڑا فعال کردار ادا کیا۔ بسا اوقات مشکل سے مشکل بات کو پارلیمنٹ، پبلک جلسوں یا پریس کے سامنے آپ برجستہ جملوں اور بذلہ سنجی سے اتنے آسان پیرایہ میں بیان کردیتے تھے کہ جو سنتا وہ عش عش کر اُٹھتا اور پھر مدتوں اس کو دہرا کر عوام وخواص لطف اندوز ہوتے رہتے۔ پارلیمان کے جس ایوان میں بھی آپ ہوتے، وہاں آپ کی وجہ سے رونق لگی رہتی۔ تلخ سیاسی حقائق کو شگفتہ انداز میں بیان کرنا آپ کا خاصّہ تھا۔

ملک کی مرکزی سیاسی قیادت میں آپ کا شمار رہا۔ بہت فعال اور متحرک سیاسی و دینی راہنما تھے۔ حافظ صاحبؒ کی زندگی میں جماعتی حوالے سے کچھ اُتار چڑھاؤ بھی آیا، لیکن بالآخر اپنی جماعت جمعیت علمائے اسلام کے علمبردار کے طور پر آگے بڑھتے نظر آئے۔ کچھ عرصے سے شوگر اور گردوں کی خرابی کے عارضے میں مبتلا تھے۔ تمام تر پریشان کن صورتِ حال کے باوجود انہوں نے ہمت نہیں ہاری۔ بلند حوصلہ کے ساتھ مرکزی پروگراموں میں تشریف لاتے، جماعتی رفقاء سے رابطے میں رہتے اور ان کا حوصلہ بڑھاتے۔ آپؒ کی وفات سے پاکستان کی سیاسی تاریخ کا ایک حسین شگفتہ باب بند ہوگیا۔ حق تعالیٰ ان کی کامل مغفرت فرمائے، آمین!

مولانا محمد نواز سیال رحمۃ اللہ علیہ

جامعہ قادریہ حنفیہ ملتان کے بانی و شیخ الحدیث، سابق استاذ دار العلوم کبیر والا و جامعہ باب العلوم کہروڑ پکا و مسترشد حضرت مولانا محمد عبد اللہ بہلوی قدس سرّہٗ، عالم ربانی حضرت مولانا محمد نواز سیالؒ ۳؍ شوال المکرم ۱۴۴۶ھ مطابق ۳؍ اپریل ۲۰۲۵ء فجر کی اذان کے قریب انتقال فرما گئے۔ إنّا للہ وإنّا إلیہ راجعون، إن للہ ما أخذ ولہٗ ما أعطیٰ وکلّ شيء عندہٗ بأجل مسمّی!

آپؒ کے والد گرامی جناب میاں محمد فاضل قصبہ مدال تحصیل کبیر والا سیال برادری کے زمیندار تھے، جن کے گھر ۱۹۵۰ء میں آپؒ نے آنکھ کھولی۔ گھر کے قریب چونی پور میں حفظ و ناظرہ کی تعلیم مکمل کی۔ درجہ فارسی ٹھل نجیب میں پڑھا، ۱۹۶۶ء میں دار العلوم کبیر والا میں درجہ اولیٰ میں داخلہ لیا۔ ۱۹۷۲ء میں دورۂ حدیث پڑھ کر سندِ فراغت حاصل کی۔ جامعہ عثمانیہ شورکوٹ، جامعہ حسینیہ شہداد پور سندھ، چونی پور کبیر والا میں ایک ایک سال پڑھایا، تین سال دار العلوم محمدیہ اٹھارہ ہزاری ضلع جھنگ میں بھی پڑھایا۔ ۱۹۷۸ء میں اپنی مادرِ علمی دار العلوم